

۱۲۲۲۵	رقم نمبر
۵۱ >	فوق نمبر
> ۵	تحتی نمبر

باب اول اصول دہرم شاستر مولفہ گنا...

اسکے نظائر

از ششہ و ثابیت ششہ ام
قانون دہرم شاستر شخصی ہے اور دنیا ادسکی ویدرا الہام فی (اقوال رکھیشتران سکوترا
(قانون نمبر ۱) سے تھے ہیں اور اس کے خلاف سترتی (قانون فی) ہے۔

اور اسکے پانچ اسکول ہیں۔ ۱۔ جگالہ اسین وادیہاک دور۔

یہ سترہ دہرم یا پوجنا چرن۔ شتھلا اسین دی وہ جتا مری بہا ہر اہن۔

سترتی جہ کلا و سہ سترتی ہو۔ ہا راتھرا اسین تیو کلا و سترتی ہو۔

باب اول حق ملکیت کا بیان

ملکیت چار قسم کی ہے۔ منقولہ غیر منقولہ۔ موروثی۔ مکسید۔ حق ملکیت

بڑا و دوسرے مالک کے مر جائے یا قانونان۔

ہر نے یا پوجشی اپنے استحقاق کو چھوڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔

ت منقولہ غیر۔ اگر مورث بارہ برس سے زمانہ تک منقولہ غیر ہو تو۔

رودن کو قتل تو حق پہنچتا ہے اور بعدا۔

دن جنگی عورت چاس برس سے زیادہ ہو۔

چھپس برس سے کم ہو اس کے لیے چھپس برس۔

جب تین میا دیں ہیں۔ اد اہل و مر کے لیے تین برس۔ منقولہ غیر کے لیے

تین برس کے لیے بارہ برس۔ ملکیت غیر منقولہ موروثی من حق عورت ہو

جو شخص جائداد موروثی پر قابض ہو جائے وہ اس کے مالک کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

عیوب عقلی و جسمانی سے برتری ہونے پر بھی جائداد کا منتقل ہونا ہے۔
 جائداد غیر منقولہ موروثی منتقل نہیں ہو سکتی۔ آلاؤ اس کے چند خاص صورتوں کے چکایاں
 شائع ہیں ہے اور نہ کوئی شخص ایسی جائداد کو اپنی اولاد و میراث میں غیر مساوی طور پر تقسیم کر سکتا ہے۔
 جائداد منقولہ موروثی و جائداد کو سوبہ (منقولہ و غیر منقولہ) یا جس کو قابض نے مورث کے قبضہ پر
 حاصل کیا ہے بعد پھر حاصل کیا ہو منتقل ہو سکتی ہے۔ غیر مساوی طور پر تقسیم ہو سکتی ہے
 لیکن جو ابدی عقیبتی و تقسیم کنندہ۔ شائع ہیں کچھ تذکرہ وصیت کا نہیں ہے پس جو جائداد ہونا
 انتقال ہے وہ وصیت کی رو سے منتقل ہو سکتی اور جو قابل انتقال نہیں ہے وہ منتقل نہیں
 انتقال ناجائز محل میں آوے تو نسخ ہو سکتا ہے۔ از روئے تاکثر اسکے
 مشترکہ موروثی کو جب تک تقسیم ہو کر علیحدہ نہ ہو چکا منتقل نہیں کر سکتا۔ اگر کو
 ایک قبل علیحدہ ہو بھی اپنا حصہ بذریعہ بیع وغیرہ منتقل کر سکتا ہے۔
 شخص ایسی جائداد کو بطور ہبہ یا بطور چاہے دے سکتا ہے۔
 بہار۔ ایسی جائداد کا ہبہ جو مشترک و غیر متقسم ہونا جائز ہے۔

باب دوم وراثت کا بیان

بویب تراثت کے وراثت کا یہ قاعدہ ہے کہ بموجودگی وراثت درجہ اول کے وراثت دینا
 انسانی سنتی وراثت نہیں اور ترتیب وراثت کی سلسلہ اوی ہے۔

بسمان

تمام صحیح النسب بیٹے جو توافقات پائے کے ساتھ رہتے ہوں ہر قسم کی جائداد میں برابر
 کے حصہ دار ہیں اور بڑے بیٹے کا اس زمانہ حال تک بچاؤ زیادہ عینی نہیں ہے لیکن بڑی
 یا ستون میں اگر قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہو اور اسکے خلاف بھی ہوا ہو تو یہ دستور
 قائم رکھنا ہے اور اس کے باعث سے بڑے بیٹے کو جائداد مل سکتی ہے

دست کی موجودگی میں بیٹے کی بیوہ وارث نہیں ہو سکتی

جب دختر ہو تو بموجب شمسہ تہ بنکا لہ اوشا۔ اس کے نواسہ لک ہو
بتا بلہ نواسہ کے دختر لادار بھیجی و بختیا اور بھائی کی بیوہ کا حق کچھ نہیں
اور نواسہ بھیات اپنی ماں کے نامائے ورثہ کا مستحق نہیں ہو۔ لیکن
شمسہ متھلا کے نواسہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر ایک لڑکی کے اکبر
لڑکا اور وہ سری کے تین لڑکے ہوں تو ترکہ چاروں کو برابر ملے گا۔

اگر نواسہ نہ ہو تو بموجب شمسہ تہ بنکا ل کے باپ وارث ہو لیکن درتہ
میں ماں وارث ہو باپ کا حق مقدم نہیں۔ اگر باپ نہ تو ماں وارث
ہوگا لیکن اس کا حق کامل نہیں ہے اسی قسم کا ہے جو بیوہ کو حاصل

نواسہ

ماں باپ

اگر! نہ ہوں تو بھائی وارث ہوں گے اور نہ
ترتیب سند

بھائی

(۱) بھائی خاتین لک

(۲) بھائی خاتین شوخ لک

(۳) بھائی سوتیلے جو شال رہتے ہوں

(۴) بھائی سوتیلے جو علحدہ رہتے ہوں

نئی بھائی علحدہ

اگر سوتیلے بھائی سوتیلی کے شامل رہتا

ماں لک موجود ہو تو وارث

لی اور دس

دکڑ پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ نواسہ۔ باپ۔ مان بھائی۔ برادر زاد
 بھائی کا پوتا۔ بھانجا۔ بیٹے کا بیٹا۔ دادا۔ دادی۔ چچا۔ چچا کا بیٹا۔
 چچا کا پوتا۔ چچے پیر۔ برائی۔ چھیری۔ بہن کا بیٹا۔ پردادا۔ پردادی۔ دادا کا بھائی
 دادا کے بھائی کا بیٹا۔ دادا کے بھائی کا پوتا۔ پردادا کا نواسہ۔ پردادا
 کے بھائی کا نواسہ۔ نانا۔ ماموں۔ پرانا۔ اوراوسکا بیٹا۔ اور پوتا۔ اور
 پر پوتا۔ اور نواسہ۔ سکر نانا۔ اوراوسکا بیٹا۔ اور پوتا۔ اور پر پوتا۔ اور نواسہ
 بعد از ان سررشتہ داران بعید علی چودہ پڑھی تک۔

کر۔ سنا گرد۔ ہم مکتب۔ ہم گوئی۔ جو ایک فرقہ کے اولاد ہوں۔
 برہمن عام بید۔ راجہ۔ ملکیت برہمن نرول نہیں ہوتی۔ اور برہمن تقسیم کرتے
 ہیں۔ اور کوئی دوسری کا حق نہیں ہے۔
 بیٹا۔ پوتا۔ بر پوتا۔ بیوہ۔ دختر۔ نواسہ۔ باپ۔ مان۔ بھائی۔
 بھائی کا پوتا۔ بھانجے۔ چچا حقیقی۔ سوتیلے چچا۔ حقیقی
 چچا کا بیٹا۔ سوتیلے چچا کا بیٹا۔ ان کے پوتے علی سبیل الترتیب۔
 پو پو پو بھائی۔ دادا۔ دادی۔ دادا کا حقیقی بھائی۔ دادا کا سوتیلے
 بھائی کے بیٹے۔ پوتے بہ ترتیب۔ پردادا کا نواسہ۔ سپند پوتہ
 ہے۔ ماموں اور وے لوگ جو اس طرح کی پرستش کرتے ہوں جسکا کرنا متونی پر
 فرض تھا۔ مومیر بھائی۔ ماموں کے بیٹے اور پوتے اور سکر پوتے۔ اور تین
 پشت تک اوراویہن سے علی التواتر۔ دادا کے دادا کی اوراویہن سے اور
 پوتوں کی اوراویہن سے تین پڑھی تک۔ بخندک اور خیرک اور وغیرہ۔

نہ جہ
 ری اثرن
 زک نشکار

۱۰
برعایت النفاق و واجہیت و ریاست دینی کے عمل پر مبنی

باب سوم

استری دہن کا بیان

استری یعنی عورت دہن یعنی دولت یعنی جو جایا، عورت منکوحہ کی ہو۔

بوجیب قانون مدراس نکال دینی اور بموجب راسمصفان کے استری، مہر کے گنتی
ہیں۔ اُدھ اکھنک یعنی جو جایا دہن کے وقت دیا جاسے، یہاں بہن جو
کو رخصت کے وقت دیکھا و پرتی دت جو بطور نشان محبت دیا جاسے۔

ماتر ہی۔ پتری۔ اور بہرتری دت۔ جو مان باپ و بھائی سے ملے۔ اُدھی دانگ
و دھید جو دوسرے کے شادی کے وقت دیا جاسے۔ پرتانی نیگ۔ زیور و لباس
وغیرہ ضروری۔ اُن دو یک۔ جو بعد بیاہ، یا جاوے۔ شوڈنگ جو ایک رشتہ دار محبت
سے۔ شکر۔ جو اپنے غنت سے حاصل ہو جو تک جو بیاہ کے وقت ملے۔

بہن یا زبانی بالعوطن قانون پرنیک او مکی سسرال کے بزرگ یوں بغض قانون
دان پرتی دت۔ و باوندک کو یک قسم کا استری دہن بتلاتے ہیں۔ ادرا و سکود

جیت کہتے ہیں یعنی وہ جایا جو غیر زہنیہ کے سبب سے حاصل ہوئی ہو۔ جایا جو
عورت کو مستحب کرہ بالالی ہو وہ استری دہن ہے جب ایسی جایا بطور ورثہ ایک
بلجاسے تو وہ پھر استری دہن نہیں رہتی ہے۔

جو مال کہ استری دہن ہے وہ مالک کے مرینکے بعد مطابق عام قاعدہ وراثت کے
او مکی دختر کو ملے۔ دختر کے وارث کو۔ اگر مالک استری دہن کی دختر کا تھا ہو تو اس

بعد اسکا بیانی۔ پھر مان۔ پھر پاپ وارث ہون کے یہ نہیں نو پری رشتہ دار
مطابق ترتیب کے وارث ہوں اگر منکوحہ عورت لا دل فوت ہو جو مال کہ

نہ

بیاد! شوہر نے دیا ہوا دوسری وراثت شوہر کو پہونچا لی اگر باپ نے دیا ہوا تو عورت
سہانی کا حق معدوم ہے۔

اگر دختر عقیم یا دختر لا ولد بعد وراثت پائیکے فوت ہو تو اوسکی وارث اوسکی بہن
ہوگی اول جو صاحب اولاد ہو یا جسکے اولاد پیہ اہونیکا احتمال ہو۔ پھر عقیم وہ بیوہ
برابر حصہ پاوینگے۔ منکوحہ عورت کو اپنے خاص مال پر بطاعت اپنے توہر کے اختیار
ہے کہ جو طرح چاہے قتل کرے لیکن اگر شوہر نے کچھ زمین دی ہو تو شفت نہیں ہو سکتی

سلسلہ وراثت استری دہن وہ

سلسلہ وراثت استری و ہن وہ

بین ستم و بین

آخر تاخذ اکتھا صاحب او ادا باج کے ولاد ہو نیکیا احتمال ہو عقیقہ ہو یو بیب۔ ابرر پسر
تھا۔ دوسرے زوجہ کا لڑکا۔ اوسکا پوتا پر پوتا۔ ارشادی پانچ طریقہ سے ہو ہی ہوں شوہر
جانی۔ مان۔ یاب۔ ارشادی تین طریقہ میں ہو ہی ہو۔ بعد از ان شوہر چھوٹا بہائی
ناریکا شوہر کے بڑے بہائی کا لڑکا بھانجا۔ شوہر بن ہن کا لڑکا بیٹیجا۔ داماد خسر
میں۔ سینہ شکل منہ۔

خترنا تختہ - بیٹیا - بیٹی جی سسر اولاد دوزور ہو - یا بیوی کا احتمال ہو - نواسہ - پوتنا - پوتوتا
سکر پوتا - دوسری زوجہ کا لڑکا - اسکا پوتا - پڑ پوتا عقیمہ - بیوہ - بیٹیاں - جب
ہی اول یا بیچ طریقہ میں ہوی ہوی شوہر بھائی - سان باب -

ملکی وراثت بھی جسک قومہ بام ہولی۔ الافرقہ تنابی کہ بنیا اور ماتحدہ خضر
دونوں شامل درتہ پادینگے نہ کہ ایک بعد دوسرے کے۔ اور یوٹیلونو النسہ پر ترجیح
منکوحہ عورت کو اپنے علیحدہ ملک پر اختیار امتثال ہے۔ اما اول راضی پر جو
شوہر نے دی ہو۔ عورت کے ذاتی مال پر شوہر کو امتثال و اختیار علی

جوان
کیونکہ

جوابی ہے
قبل سے کہ

جو مال کرے
نہ مانے

بوجب شاستر بنارس کے باپ کو جیدا وغیرہ مقولہ موردی و کسویہ کو خیر سدا
طور پر تقسیم کرنا منع ہے۔

اور اپنی جائیداد کسویہ میں جی نہیں دے دے وچند حصہ بنا لیتا ہاں کہ وہ چھتر
غیر ساوی طور پر تقسیم کر سکتا ہو اور سب کو پاسبے دیکھا ہے۔

اگر باپ نے جائیداد تقسیم کر دے ہو اور بعد از ان زکا پیدا ہو تو بیٹا اس
مال کا مالک ہوگا جو باپ نے اپنے واسطے وقت تقسیم کے کہا ہے

اور اگر باپ سنے اپنے واسطے یہ نہ بہر تو وہ بیٹے کے حصہ سے لے لے گا۔
چھوٹے بھائی کو دینا ہوگا۔ بوجب شاستر کالہ و متحد و بنارس اگر باپ جائیداد کو تقسیم کرے

تو ایک حصہ اپنے زوجہ کو دے گی اور زکوٰۃ نہ برابر پھر دے دیا جائے۔
ولاد کو نہ ہو دینا ضرور نہیں۔ اگر تین پسین اور ایک اڑکی بان ہوں

کے باپ جو، او تقسیم کریں تو سیران اور بیوہ ۱۰۰ زن برابر حصہ نیم
کے۔

پا دو حصہ اپنے واسطے رکھی زوجہ کو حصہ دینا ضرور نہیں دو چھوٹا
بے زوجہ کا لڑ بھو سکتا ہے۔

ہاں جائیداد کی طرح سے حاصل کی کسی ہو تو زوجہ کو وقت تقسیم کے برابر
حصہ پورے دینا چاہیے اگر زوہب جائیداد میں جائیداد ملی ہوگی ہوتی

۷ حصہ سے اس کو پورا کرنا چاہیے۔ اگر زوجہ کو اس وقت تک میں جسین
۱۰ حصہ کی پہونچتا ہو تو وقت تقسیم کے جائیداد زوجہ کے حصہ میں مجھوتا

ن اگر نل عورت کے پاس دو شتہ دار یا شوہر کے مامون و ہم
شتہ دار سے ملا ہو تو اس کو جائیداد میں شوہر کا حصہ حق نہیں ہے۔

لہذا وہ مال تقسیم کے وقت اس کے حصہ میں نہ محسوب ہوگا اگرچہ دوسرے
تقسیم جو تو دادی کی نسبت جیسا قاعدہ ہے باپ کی وفات یا قاتل یا جاد
سے محروم ہو جانے سے بیٹوں کو اختیار ہو کہ جاد دوسرے کو کہہ کر ہم
تقسیم کر لیں کو ان دونوں کی زندہ ہو۔

موجب شاسترنگالہ کے بیوہ جاد وغیرہ قسمہ شوہر کو شوہر کے بھائیوں سے تقسیم
راہگئی ہو۔

جیسے جبکہ باپ مر گئے ہوں یا ادنیٰ اولاد چوتھی پشت تک بھائیوں پر اور ان تینوں
سے برابر کا حقدار ہیں اور با اصول حصہ دین کے اور تقسیم بھی کر سکتے ہیں۔ (۱) باپ
کو نقد حصہ سپر کے حصہ (۲) چاہے آرم: باپ کی زوجہ زائد ہو تو اس کے لیے
معاش کافی مقرر ہونا چاہیے۔

موجب شاسترنگالہ کے متعلقہ کے ماد حقیقی و سوتیلی برابر کے حصہ
ناکند کو اس قدر حصہ دینا چاہیے جیسے جہین اس کی شادی ہو جا
بقدر چہرہ حصہ بھائیوں کے ہوگا۔ اور اگر حصہ ایسا قبیل ہو جسکی
ہو یا جاد دیکھتا ہو اور چہرہ حصہ صرف شادی بہت زیادہ ہو تو
کے حصہ دیا جاوے گا

۱. اگر ایک بیانی جائیداد شتر میں کوئی صورت بیوہ پیدا کرے تو اسو
یادہ کا حقدار نہ ہو بلکہ اس نے بلا بد غیرت اپنی و ششتر
بہ نسبت نہ بگاڑے گا۔ تقسیم دو چیز حصہ لیکر اگر چاہا بھائیوں
نے مرد یا شتر۔ یا اور بھائیوں کی ذاتی مدد سے جائیداد حاصل
کر بنس اور نوکریاں ایک حصہ لیکر۔

۲. حقدار

موجب ستر تبارس کے یہ قاعدہ ہو کہ اگر عایدا سرمایہ موروثی سے پیدا ہوئی ہو یا دوبارہ حاصل ہوئی ہو اور اس کے حاصل کرنے میں ایک بھائی کے کوشش کی ہو اور دوسرے نے کچھ کوشش مدد نہ کی ہو تو دونوں کے حصہ میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اگر سرمایہ مشترکہ حصول عایدا میں صرف ہو تو جو شخص نے عایدا کو پیدا کیا ہو یا دوبارہ حاصل کیا ہو تو وہی اوسکا مالک ہو گا گو اور بھائی اس کے حاصل کرنے کے وقت شامل رہے ہوں تو اوز کا اوس میں کچھ حق نہیں ہے مگر اراضی ایک بھائی کی محنت اور ایک بھائی کے رہنے سے حاصل ہوتی ہو۔ اوس میں دونوں برابر کے حقدار ہیں۔ اور اگر ایک شخص کی محنت اور روپیہ اور دوسری صرف محنت سے حاصل ہوئی ہو تو شخص اول کو ڈیڑھ اور دوسری کو ایک ثلث ملے گا۔ راج۔ وہ زمین چسپ ہوئے چھوٹے تعلقدار قابض ہوں۔ مال کا سو بیوہ بلا مدد یا شرکت دوسرے کے حاصل کیا ہو۔ جو عمارت سرمایہ مشترکہ خاندان میں سے کسی نے بنائی ہو۔ نذرانہ جو بیاہ کے وقت ملا ہو۔ علم۔ یا شجاعت جو عایدا حاصل ہوئی ہو اگر وقت تقسیم کے کوئی عایدا مشترکہ رکھی ہو تو اوس میں جب کچھ حق نہیں ہے۔ وہ صرف بھائیوں کا حق ہے۔

باب چہم

بیاہ کا بیان

بیاہ صرف دنیوی معاہدہ نہیں ہے بلکہ دین کے رو سے ایک بڑا فکیر ہے کہ ہر امیر و غنی ضروری اس کے لئے یہ ہیں۔ سنگی۔ رشتہ شادی تکمیل ہونا درمیان متعاقبین کے لازمی ہے۔ یہی شادی جس شخص کا ازدواج نہیں ہوا ہے۔ وہ لایق اہل کرنے فرایض مذہبی نہیں ہے۔ انہیں انہیں کے معاہدہ ازواج جائز و مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور بغور اہل بعض رسوم عاہدہ نہ کو مکمل ہو جاتا ہے کو بیوہ صاحبہ جنت اقامہ کو یہ ہو جاتا ہے۔ مگر از روی قنونا

عایدا
نہیں ہو

انگریزی کے یہ قرار پایا ہے کہ اگر نسبت ہو جاوے تو محض نسبت ہو جائے سے تادیب کرنا
 ای نالاش نہیں ہوتی ہے۔ بعد وفات شوہر اول کے دوسرے بیاہ کا تا سترہین
 کھنڈ کر رہا ہے مگر موجب ایکٹ ۱۸۵۷ء کے جو شادی کے بندوں میں ہونا چاہیے
 ہوگی۔ اور ایسی شادی سے جو اولاد پیدا ہو وہ غیر سیمینال ہوگی اسوجہ سے کہ اولاد
 رت کی شادی یا سنگنی کے سر شریک کے ساتھ ہو چکی ہو وقت شادی مر گیا ہے۔
 دوسرے شادی میں جو بڑھاپہ نکاحات ہو۔ کثیر الازدواجی منع ہے۔ لیکن اگر عورت
 ورم یعنی بد تو جائز ہے۔ یہ شخص کو ترتیب تمام دوسرے قوم میں بیاہ کرنا بہتر ہے۔
 اگر کوئی شخص بلا و بہ اپنی زوجہ کو چھوڑ کر دوسری عورت کے بیاہ کرے تو زوجہ اول کو
 وسعہ دینا چاہیے جس قدر کہ دوسرے یا دوسری عورت ہو جائے۔ اگر زوجہ اول
 ستری دین پایا ہو تو بقدر کی اداس کو پورا کرنا چاہئے۔ مگر شوہر کو اپنے بایا دے
 ایک ٹکٹ سوزیا دے دینا ضرورت نہیں۔ مگر زمانہ حال میں صرف محرمین خور و پوش کا انجام
 رنا چاہیے۔ برکتیں دیو۔ ارض۔ پر اجابت۔ اسور۔ گند بڑے۔ سرکش۔ پیٹاج
 وں چ رہا بھی برکتوں کی واسطے میں اس میں فریقین باہم طمع کی وجہ سے کچھ بھینچتا
 ہوتے ہیں۔ پانچویں طریقہ دلش نشوور کے لیے ہے۔ اس میں دو کیکابا پ چھوڑ
 ایک سایہ قبول کرتا ہے۔ یہ طریقہ مذموم ہے اگرچہ رائج ہے۔ چٹا و سا توان طریقہ
 سکروا۔ سٹے چتر نو۔ نئے ہے جو بحث فتح و محنت کے استحقاق سے ہوتا ہے۔
 یہ طریقہ ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ دغا اور فریب سے ہوتا ہے۔ رائج طریقہ بیاہ کا یہ ہے جس کا
 ایاجاتا ہے۔ اور طریقہ کی کا باپ دواہن کو سنوار کر حوالہ کر دیتا ہے۔ رسوم معمولی بیاہ
 کے میں آتے ہیں۔ اگر جوان عورت جو معمول یا خوبصورت ہو اور فریب سے
 ہر مسئلہ کرے۔ دوسرا کیا جاسکے تو بیاہ فریب یا جبر کے عذر سے

طریقہ کن ہر پ بن عقد کے لئے چھ سہم کی ضرورت نہیں۔

ہر عورت کے ساتھ جو مرد کی پوری یا مادی نسل میں چھٹی پیری تک ہو اور اس جو عورت سے والدین نسل میں ہو۔ ورنہ قوم کے آدمی کو بیاہ کرنا جائز ہے بشرطہ اگر زانی ہو تو

و۔۔۔ کو چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ اگر شوہر محنون یا نامرد ہو یا ذات سے نہ رج ہو جائے تو عورت

چھوڑ دینا قابل سزا نہیں ہے۔ منکوہ عورت کو اختیار معاہدہ کر سکتا نہیں ہے۔ اور اس معاہدہ

غائب عورت یا اس کی شوہر پر فرض نہیں ہے۔ لیکن عورت اپنی ذاتی معاہدہ کے نسبت چھ

سہم سے سہرا ہی اپنا شوہر کے عورت کو تعلق کی ہو یا اس معاہدہ و سہم حاصل ہو

کے لئے نہ بیاہو نہ تازہ ہو سکتا ہے۔

باب ششم

تبیئت کا بیان

جو کہ قول ہے کہ جس شخص کے اولاد کو زندہ ہو یا ہو کر مر گیا ہو اس کو کسی قسم میں پیدا و ربانی ذریعہ

یا ہم نام روشن کرنے واسطے کو دینا چاہئے۔ بیٹے یا بیٹی کا ہر قسم کے بیباک یا سببی چھوڑ

تے پیدا ہو۔ ایک سے زائد ہو بطور جائز دوسری سے پیدا ہو۔

تہا جو کسی نے بیاہو۔ تبسے بیباک یا اولاد یعنی جیسا اسی باب مغموم ہو۔ بیباک یا سببی

والدین کے ترک کر دیا ہو۔ تہا جو شوہر جو عورت کا بیباک یا اولاد ہو۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

شوہر عورت کا بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

دوسرے بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی نہیں دوسرے بیباک یا سببی۔ تہا جو شوہر یا بیباک یا سببی

نسبت

نسبت

نسبت

شوہر کو دے سکتی ہے۔ اور اسکو شوہر کی اجازت لینا ضروری ہے۔ حالانکہ ماہر ملی
ہند میں بیوہ اجازت فراغت داران شوہر کے لیتی ہے جس شخص کے اولاد
ذکور ہو اور وہ لڑکا سبب جناح ہو جائے مگر یہ مکر یا دکر وغیرہ نہ کر سکتا ہوتا
وہ شخص بھی اور کو دے سکتا ہے جس شخص کا کوئی قبیلی۔ یا دے نو ذرہ جو کو دے
جتنے لڑکی اجازت دے سکتا ہے۔ اگر بیوہ نے اجازت شوہر کے کہہ رکھے تو کو دے لیا
اور وہ لاو لہ جاوے تو جو بیوہ بیکار نہ لے کر اجازت شوہر کے وہ دوسرا قبیلی
نہیں کر سکتی۔ لیکن جہاں فقہ کی رائے ہے کہ وہ دوبارہ کو دے سکتی ہے۔ کیونکہ قبیلی
جو غرض قبیلی وہ اصل نبوی۔ کوئی شخص جن حیات ایک قبیلی کے دوسرا قبیلی نہیں کر سکتا
بٹالہ اور بنارس میں عورت لا اجازت شوہر کے نہ کو دے سکتی ہے اور نہ دے سکتی ہے۔
انفرادی رسوم۔ جہاں قبیلی اجازت نہیں اگر رسوم تینت ادا ہوں تو ایسا قبیلی حق ازواج
جس شخص کے لڑکے ہوں تو وہ اپنے لڑکے کو بشرطیکہ وہ سب سے بڑا ہو دوسرے
شخص کو کو دے سکتا ہے جب شخص کے ایک بیٹا۔ اور دوسرے بیٹے متوفی ہو
بیٹا (یعنی پوتا) موجود ہو تو وہ بھی اپنے لڑکے کو کو دے سکتا ہے۔ کیونکہ پوتا بمنزلہ
ہے جو شخص مبتدی مرض یا جہام ہو تو وہ تاہرک ناپاک رہتا ہے۔ اسکو قتل کرنے
اعیار نہیں ہے۔ ایک پندت کی رائے ہے کہ پراشحت کرنے سے پاک ہو سکتا
بلکہ پاک ہو سکے تو دے سکتا۔ پراشحت ایک کفارہ کا نام ہے۔
جو شخص قتل کیا جائے۔ اکلوتا بیٹا پٹ پٹ ہو۔ شش بڑا ہو۔ رشتہ میں بڑا ہو۔
یعنی داسے کا ہر قوم ہو۔ جس عورت کے ساتھ بیاہ کرنا منع ہو اسکا بیٹا نبوی
بیٹا ہو۔ یہ قاعدہ تین عام اعمیٰ نام یعنی برہمن۔ چتری۔ ویش سے متعلق ہے
انہو بھی متعلق نہیں ہے۔ یہ تو میں بھی بھائی بنے ہو سکتا ہے۔ اگر بھائی کا لڑکا

شوہر لڑکا کو دے

کس قسم کا
قبیلی ہو سکتا
ہے۔

ہو تو جتنے کرے میں ترجیح ہے۔ مگر نام غیر شخص کو دینا درست نہیں اگر قبضی کر لیا جائے
 اختیار کی شخص کو چاہے کو دے۔ اگر بیوہ اپنے شوہر کی اجازت حاصل کر لی ہو تو بعد فوت
 ہوئے شوہر کے اپنا لڑکا گود لے سکتی ہے۔ زیادہ تر خط میں بھی بحالت محلی بیوہ اپنا بیٹا دوسرے
 شخص کو گود لے سکتی ہے۔ اگر قبضی کو دسکا بھائی کو دے دے تو ایسی قنیت جائز نہیں ہے۔
 بلکہ ظہور سے دینی غرض سے کر لینا دوزخ سے نجات لاتا ہے۔ رسوم کر یا ورم بعد وفات
 گود لینے والے کے لیے ہے۔ ناجائز قیام ہے۔

قنیت
 بنا ہے

کے
 تین
 ہیں

کوئی قاعدہ کلید ایسا نہیں ہے کہ کس عمر سے زیادہ لڑکا گود لینا منع ہے۔ مگر یہ قید ہے کہ شوہر
 کے نزدیک قبل از ماریڈگی قنیت عمل ہونا اسلکی ہے۔ طریقہ دست تک ہاں شاہین
 پنج برس سے زیادہ کا لڑکا گود لینا منع ہے۔ اگر رسم ہو تراشی نہ اسی باپ گھر ہو جائے تو
 قبضی بطریق نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ انتہائی وادی نہیں (یعنی دونوں باپ کا بیٹا)
 منظور ہو گا۔ اور بارہا میں جہان طریقہ دست تک ہاں شاہین پنج برس سے زیادہ
 کا لڑکا قبضہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بموجب طریقہ دست تک چند ریکا کے تین اعلیٰ
 قوموں میں بعد زنا بندی اور تراشی کے بھی قنیت عمل میں آسکتی ہے۔ یہ وہ اور جنوب
 ہند میں جہان دست تک چند ریکا جا۔ یہی پنج برس سے زیادہ عمر کا لڑکا بھی قبضی ہو سکتا ہے
 اگرچہ یہ جب تک لڑکے کا بیاہ نہ ہو جائے کو دے سکتی ہیں۔ برہمنوں میں صرف
 عمر کی قید نہ ہوتی۔ کس سے چھٹک کی رشتہ اور منہنی نکلیا جاو اور اگر رشتہ دائرہ منہنی کیا جاو
 تو اس کا جوان خواہ وہ لاد ہونا مانع قنیت نہیں ہے۔

مستہلا میں جہان کری زیر ہے۔ عمر کی قید نہیں ہے۔ صرف قومیت کی قید ہے۔
 قنیت میں شہر اور دیہات میں یہ ہیں
 گھر ہوئی چاہے بموجب دست تک
 دے دے
 قبضہ لینے والے باپ کے
 قبل پنج برس ہوئی

تو دوبارہ موتراشی ہو کر قبضت عمل میں آسکتی ہے لیکن زار بندہ کے بعد رسم قبضت
دہا ہو کر دوبارہ زار بندہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ زار بندہ سے دوبارہ دہا ہو تا ہی۔ لہذا
بعد دوبارہ جنم لینے کے قبضت جائز نہیں ہے۔

پرچمن کا جنیو آٹھ برس کی عمر میں ہوتا ہے۔ اور مول برنسک ملتی ہو سکتا ہے۔ چہرہ
کے لئے کبار، ویرسٹ بائیس برس تک بیک کے لئے بارہ برس چوبیس برس تک ملتی
ہو سکتا ہے۔ رسوم قبضت بارہ بعد چھتری ثبوت تحریری منظوری عدالت و شہرت سے
مکمل ہوتی ہے۔ ثبوت قبضت کے لئے داد و دستہ طلعی کا ہونا کافی ہے۔ ایک کو دو
اویسی حالت میں تینے کر سستے ہیں جبکہ دو بھائیوں میں ایک کا ایک ہی بٹا ہو۔ اگر قبضہ
نا جائز قرار پادے تو اسکا استحقاق خاندان حقیقی سے غلط نہ نہیں ہوتا۔ قبضت شرط
جائز نہیں ہے۔ گود لیکے تین طریقہ ہیں۔ دست تک۔ کڑائی تریم۔ دوا کی مکھاین۔
روسی مکھاین کے دو قسم ہیں۔ دست دوا کی مکھاین۔ انت دوا کی مکھاین۔

شہر ایک ایک تک
بہت سے

دست تک (پہننے دیا ہو لڑکا) اسکا طریقہ یہ ہے کہ لڑکے کو اسکا باپ دوسرے شخص
لاؤ لہذا بطور فرزند کسی دہے اور لڑکا ہم قوم کا ہو۔ محبت رکھتا ہو تو وہ لڑکا دیا ہو۔
جائز ہے۔ یہ قاعدہ منتخب کرنے سے مستحکم ہو جاتا ہے۔

موجب دست تک نمائش کے جو بازرس میں جاری ہے۔ پنج برس کے زیادہ کا لڑکا
تینے نہیں ہو سکتا ہے۔ اور موتراشی ہو کر قبضت عمل میں آسکتی ہے۔ لیکن بعد زار
بندہ سے دوبارہ زار بندہ نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسا قبضہ مستحق وراثت ہوتا ہے۔ اور
اسکا دعویٰ اپنے اصلی باپ کی جا یا د پر نہیں چھو جتا ہے۔

یہ دو قبضہ متبادل میں جاری ہے جس میں کوئی شخص بطور اپنے لڑکے کے لیوے اور وہ
اپنے قوم و جوت ہو جو لڑکا لڑکا اسکو لود لینے والے ایک نسبت کرنے ہوں وہی حقیقت
نہاں ہو

قبضہ
تیم
نہاں

حال سے واقف ہوا اور جانتا ہو کہ اس کا بیجا لانا و فعل گناہ ہے تو وہ بطور نہایت پس
 قے لڑکے کے تصور کیا جاتا ہے اور اسے بے قیہ ہونے کے لیے کوئی تیسرے کی نہیں ہے
 صرف توہیت کی قید ہے اور اسے رسوم کی ضرورت نہیں اس لیے اس
 میں متعاقبین کی رضامندی ضرور ہے اس طرح کا مستحبہ گود لینے والے
 کے باپ کا پوتا نہیں ہو سکتا۔ اور بموجب جاگلیک کے اسے قیہ کا
 نوان درجہ ترتیب دینے میں اس طریقے میں ہر شخص اسے باپ سمجھا
 کو سچی دے سکتا ہے۔ اس طریقے میں اگر بیوہ باجارت اپنے نوہ کے
 گود لے تو وہ شوہر کا بیٹے تصور کیا جائے گا صرف عورت کا بیٹے تصور ہوگا
 اور عورت کا کریم کریم کرے گا اور اس کی ملک خاص کا مالک ہوگا۔ شوہر کی
 جائداد کا مالک نہیں ہو سکتا۔ متعلاتین عورت بطریق و ست کے گود لینے والے
 ہے مگر بطریق کرم تریم کے اسے لڑکے کو شوہر دینے کے گود لے سکتی ہے۔

اس طریقے میں

اس طریقے میں اصل کے سب سے جدا ہیں ہوتا، مٹی و گود لینے والے
 باپ دوہن کا وارث وارث ہوتا ہے۔ اور اس طرح میں اکلوتا بیٹا بھی بنتے
 ہو سکتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں، پہلے دو، انہی مکمل بنی خاص قرار دیا ہو جائے کہ
 لڑکا دونوں باپ کا گنا جائیگا، دو مکمل بنی لڑکے کے اصلی بیٹے بیان ہو جائے
 تو نرانی قیہت عمل بنے اور پچھلی صورت میں بنی کے صرف جن جنات تک اشتراک میں
 لودہ بنے والے دینے والے کے رہتا ہے اور اولاد۔ قیہت میں اصلی خاندان
 کی طرف محدود کرنی ہے۔ میں اگر بہت قیہت کے کوئی لڑکا ہو گا تو وہ اپنے
 پہلے لڑکا اور دو مکمل بنی لڑکا حصہ باپ کی جائداد میں باہم میں ہوتا ہے۔

بندہ کہ جسے ترک طہر رسوم معینہ کے ذریعہ سے کو دلنے والے کتبے بنی اعلیٰ کیا جاوے گا
 سوم تہذیبیہ عمل میں اور نبی پھر جسے کا دعویٰ اس کے اصلی نامہ کے جائداد میں نہیں رہا
 یا تہذیبیہ عمل میں بنی بگاڑ نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کا تسلل و فراشا کو دلنے والے کا وارث
 و نائب ہے۔ لیکن جو حکما میں یہ بات نہیں ہے۔ کیونکہ اسے سلور دونوں آپ کی وراثت
 ہوتی ہے اور اسے جسے کی اولاد سے کر کے دیکھ وراثت نہیں ہوتی۔ اور اسے گود لینے
 اس کے باپ وراثت بنی مسئلہ دار اسے بیاہ کرنا ممنوع ہے وہ انہیں پر سنور افواج افد
 ہوتا گویا۔ غرض ان کے جہان میں ہوتا۔ جو جائداد جسے کو بوجہ تہذیب وراثت حاصل ہوا اس کی تصفیہ
 کتبے کا پیر ہو جن میں بھونپنا۔ اگر جسے لاء لہر جائز ہونے کا حقیقی باپ وراثت میں ہو سکتا ہو
 ملکہ گود لینے والی بیوہ اس غذا کی مالک ہوگی اگر چہ وہ باجارت ستوہر منونے کے گوا
 باپ لہو، اب اسے بطرح مستحق وراثت ہوگا بطرح ۱۰ لڑکا مستحق ہوتا ہے جو بعد وفات
 اپنے باپ کے پیدا ہو۔ اگر بیوہ نے اپنے شوہر کی جائداد کو قبل گود لیسے سکتی ہے کیا ہو

جس سے نقصان ہو تو اسی سے ناجائز ہے۔ اگر گود لینے والی ہے

اگر جسے گود لینے والے کے بیٹے کا نسب پیدا ہو تو وہ اور جسے دونوں وراثت
 ہوتے۔ اگر ایک لڑکا حقیقی دوسرا جسے ہونے کو جو بیٹے کا نسب کے حقیقی گود لیسے اور
 جسے کو ایک نام لڑکا۔ اور کو جب ششترہ مقامات کے حقیقی کو تیرا راجہ اسے کو ایک
 راجہ جائداد لیسے۔ اگر جسے کرنے کے جسے کرنے والے کے۔ جسے
 لڑکے پیدا ہوں۔ تو یہ ب ششترہ مقامات کے جائداد کے ساتھ حصہ ہوتا ہے
 ایک حصہ جسے دے گا۔ وچہ حصہ دونوں میں ہر نصیب ہو گا۔ جسے
 ہو جب ششترہ مقامات کے جائداد کے یقین حصہ ہو گئے۔ ایک حصہ
 جسے و بگاڑ۔ درجہ برادران حقیقی میں نصیب ہے جائز ہے۔ علیٰ ہذا النہاس منہ سے

راثت جب
 دیکھ کے بعد
 پیدا ہو

تو
 قبی

بعد از قدر صحیح انشب لر کے پیدا ہون تو اوسی مطابق جادو تقسیم ہوگی۔ اموال کو رقم
بالایہ بین۔ کہ بوجب شائستہ رنگار کے سب سے کو ہر حال میں اہر سپر حقیقی کے حوالہ میں
کاوشا دیا جائیگا۔ اور بوجب شائستہ دیگر مقامات کے بہ جتنی پرہیز سہ۔
سعدی کہ چارم پسر متبے کو دیا جاوے گا۔

گوشوائی اور عابد لاجو طریقہ تجرد کے پابند ہیں۔ نرس کا طریقہ کرت کے بموجب
 فریاد کے گوشائے بین بموجب دستور خاص کے ہو۔ رشتہ ہو سکتے ہیں۔

غیر جانمیری زندگی کے پاس اولاً و پیدا ہونے کی غرض سے نہ جانتے کہ کتنے ہیں اور اس طرح جو ان کا پیدا ہوا ہو اس کو کتنے جانتے ہیں اور نہ جانتے کہ کتنے ہیں اور اس قسم کے دست و پائی کے مطابق سب کو درانت ہیں۔

ایک دفعہ

نمایندگان

[illegible]

کا دلی حاکم اسے چھوٹا۔ نابالغ پر نسبت قرضہ کے یہ فرض ہے کہ وہ اپنے باپ کا قرضہ
اور وہ روپیہ جو بضرورت اس کے عمر نابالغی میں قرض لیا گیا ہو ادا کرے۔
اور بنائیں کے علم کے بموجب بیٹے پر باپ کا قرضہ مع مود اور داد کا قرضہ بلا سود اور
کریا فرض ہے۔ نابالغ ہمیشہ قانون کے حفاظت میں رہیں اور جو امور غیبہ نابالغ کے ہیں مود
کبجائی ہے جو خیر فید میں نابالغ کے حق میں کچھ مقرر نہیں ہو سکتی ہے۔

اصول

باب ششم غلامی

غلامی قوم ہنود میں خلیہ حکام نہیں کے نہیں ہے شہر میں صدر دیوانی عدالت
یہ تجویز کیا کہ قاعدہ بنسبت تیس دہم شائستہ و شیعہ محمدی کے ہر لحاظ قضاوت غلامی سے متعلق
ہونا چاہیے گو غلامی جبار قاعدہ ماکور میں داخل نہیں اور یہ قرار پایا کہ قاعدہ اور صحت تو نہیں کی طرح
ہر برہمنوں کا جیسا کہ شخص کی آزادی یا غلامی کی بحث ہو۔ جنگ میں اسیر ہو۔ بخوشی و بربط
موریت میں زبلاہ ہونا۔ بقرض نام نفقہ بلا رضا و رغبت۔ بالعوض قرضہ رجوع سے خاص
حریم کے ولادت کے ذریعے کنیز کی اولاد۔

شہ
اقسام غلامی

۱۔ مالک سابق کی جانب سے جو بذریعہ بیع یا ہبہ کرے۔ یا اپنی اولاد کو دے دے
غلام کو کہ یہ حق ملکیت نہیں سچو نہ چاہے کہ اس کو اپنے مال کے سوبہ کا جو حق نہیں ہو سکتا والا
افلکی رعایت غلام اپنے اتالی ملک جو۔ آزادی غلام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لکن بخشی
آزاد کر سکتا ہے۔ جب اسے اتالی کی جان بچائی ہو تو تب وہ آزاد حصہ کے
مشل بننے کے درخواست کر سکتا ہے۔

۲۔ غلامی قرضہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو جب تک قرضہ ادا نہ ہو جائے درخواست
آزادی نہیں کر سکتا ہے۔ گری حاجت وہ غلام ہیں جو اتالی گھر میں ایک کنیز کی بطن سے پیدا ہوئے

یرت وہ غلام جو رد گرد ہوں۔

لہذا۔ وہ غلام جو کسی سے بد یہ لایا ہو۔

کرم گت۔ وہ غلام جو آبا و اجداد سے ورثہ میں لایا ہو۔ غلام مذکور غلام دایمی ہیں۔

بخوشی مالک کے آزاد نہیں ہو سکتے۔ وہ غلام جو چھبٹ لینگے ہوں یا خود غلام نہ ہوں اور جو اسیر ہوئے ہوں وہ عوضی دیگر ازادی حاصل کر سکتے ہیں اور دیگر قسم کے غلام اسی وقت آزاد ہوئے جب وہ خاص شرائط کو جو ہر ایک واسطے مخصوص ہیں ایا کریں۔

باب ہفتم

معاہدہ

مجنون فیصد۔ نا باغی۔ مناکحت۔ ناقص العقل۔ غلطی۔ جبر۔ فریب۔ غیر مجاریت۔ عدم قابلیت قبیح۔ ذات سے خارج ہو جانا۔ کسی مذہب میں داخل ہو جانا۔ کسی صورت میں جاننا۔ سے خردم ہو جانے سے لفظ معاہدہ عمل میں آتا ہے۔ عورت کو اپنے عہود کی تعمیل کرا نیکی نے شوہر پر اختیار ہو کہ شوہر کی یافتنی جایدا کو رسن کرے یا یا او سکودیل کتا یا کاکن ہو نیکی نے عہود کا سواخذہ دار گردانے۔ یہہہ جایدا کی جائز ہو نیکی سے داد غلطی کا ہونا یعنی ہبہ کر نیوالا جایدا کو دیدے۔ اور طرف ثانی او سکولے ہے۔ صرف دنیا کافی نہیں ہوتا ہے۔ اور موہوب لہ صحیح العقل اور مشہور بہ لقب خاص ہونا چاہی۔ علیحدگی جایدا کے تین طریقے ہیں۔ تقسیم۔ انتقال۔ یا بخشش۔ وصیت۔

بوجہ متاکثر کے کل نکال میں جو شخص جایدا کا مالک خود مختار ہو اختیار وصیت

کا نسبت نقل جایدا کے رکھتا ہے۔ (خواہ وہ جایدا موروثی ہو یا نہ ہو)

مدرس میں نسبت پیدا موروثی کے عام قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی جایدا کو

حیات دیکھتا ہے۔ وہ وصیت کے رو سے بھی دیکھتا ہے۔

ایک ۱۱۔ یہ کہ جو ریاست ہندوؤں کے ہر اس کے بموجب بنگال کو ملائیشیا
اور اس میں جو وصیت نامہ کہ بعد یکم ستمبر ۱۸۵۷ء کے نو اختیار موجب قانون
انگلستان کے نافذ پایا ہو۔ دیگر حالات میں ہندوؤں کے اختیار کی حد ہندوہرم شاستر کے مطابق
ہیں۔ غیر صحیح النسب جو اقوام جو جنمی سے کیلا ہوں ان و نفقہ کا مستحق ہے۔ غیر صحیح النسب جو عورت
بیچ قوم سے پیدا ہو وہ مستحق نان و نفقہ ہے۔ قانون میں یہ بھی حکم ہے کہ جو لڑکا شودر ہو
دو جنمی مرد سے پیدا ہو وہ مستحق نان و نفقہ ہے جو قواعد کہ اس غیر صحیح النسب لڑکے
سے جو شودر عورت سے پیدا ہو متعلق ہے وہی اور غیر صحیح النسب بالغان سے متعلق
ہیں جو دو جنمی قوم کی عورتوں سے پیدا ہوں۔

زوجہ زنا کا مستحق نان و نفقہ ہے مگر وہ عورت جسکو شوہر نے اپنے حیات میں بے
بدکار ہو سکے چھوڑ دیا ہو وہ بعد وفات شوہر نان و نفقہ نہ پاوے گی۔

بوجب قانون متاکشر کے بیوہ کا حق نان و نفقہ کا اس کل جاہ و ادوین چھوٹتا ہے جس میں
شوہر کا حصہ ہو پس اسلی جاہ و ادوین حصہ میں ہے یہ حق استحقاق تقسیم انتقال جاہ و ادو
ترجیح رکھتا ہے اور بوجب قانون بنگالہ کے بیوہ کا حق نان و نفقہ کا شوہر کی کل جاہ و ادو
چھوٹتا ہے۔ سوئیلی مان و ادو۔ اس کے لیے کہ بیوہ و نا تھہ لڑکی ہیں
بناوونہ اور وید پورس کا ہو۔ بول بوجہ نقص عقلی و جسمانی ناقابل و نہ پائے ہوں
اونہی اولاد و زوجیات و نا تھہ لڑکیاں خارج از برادری اور ادنی اولاد کو صرف کہا
کیرانا چاہئے

جاہ و ادو سات طریقہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جائشمنی۔ قبضہ ماہرہ۔ خرید یا بدل۔ قبیالی
منبت سے۔ نذر لینا۔ انعام پانا۔

ان فقہ

قیمت
ات
ت

وراثت وہ ہے جسے نسبت درشتہ اہل کے دوسرے کو پہونے جیست کا نام

یا موجود و لاوت سے پیدا ہو وہ بروقت دور ہونے امر قانع یعنی مر جائے نورث
یعنی قانوناً نادم ہو جانے سے مکمل ہونی ہے۔ سمندک کی دو تہین ہیں۔ ایک جدی
جو پتہ سے قرابت رکھتی ہے۔ سمودک وہ عزیز جو بلحاظ پانی اپنے کے قرابتی ہے
شکل نہ ورشتہ دار ہیں جو سلسلہ تہذیب میں چار درجہ کے اوپر دور کے رشتہ مند ہیں
نہ وہ رشتہ دار ہیں جو خانہ دیگر سے ہوں مگر بلحاظ یا بندی کے قرابتی ہوں ان کے
بین نسیم ہیں۔ ذاتی۔ پدری۔ مادری۔ تیرہ ترکا ہی جو پتہ باپ کو دینے سے بنائے گئے
او کو پتہ کہتے ہیں۔ پس اسکو مرہم سے۔ خود تیر کہا ہے۔ پتہ سے چار شخص مراد ہیں
ترکے تیرہ۔ اڑسکا بیت۔ اوسکا وہ تھا جس کے نسبت وقت شادی کے یہ قرار ہوا تھا
کہ یہ ترکا ہوس کے باپ کا ہو گا۔ وراثی مکماں۔ خانہ ان کے مالی بذریعہ نسبتی
و شادی و تہنیت کے رشتہ مند ہوتے ہیں۔ و بوزوہ جایدا و جو وقف واسطے
تہا کر یوہ کے عیادت سے۔ اگر واقعی ہونہ ہر اسے نام تو جائز ہے۔ سہراہ جو قبل
تیرہ ہونے کے۔ ترما سے ۱۱ در بزان بعد مرے اس سے عرض یہ ہے کہ تہا
ایا ایہ ار سے نام پر یوہ و دایما جتہ۔ مرض اس رسم کے بانی و پند کے جانے
تہا۔ سہراہ کی لائن جو شے بعد ہر اس کے جسم کے اجزا میں مجتمع ہو کر جسم بناتی
سکو نہ کہتے ہیں۔ قہیں ختام تھا نہ حواس کراون کو کون پر فرض ہے جو وقت
ایہدائش سے پہلے۔ اب ہوس کہتے ہوں۔ ترکوئی بدو۔ مسلمان۔ یا عیسائی
ہو حواسے نو او پیر تمیں اون احکام کی فرض ہوگی جو اس مذہب مقبولہ کے
ہوں۔ مذہب تبدیل کرنے سے کسی کے حق میں خلی نہیں پڑتا ہے۔

مذہب تبدیل مذہب کے حوزہ کے اصول ہی اختیار کرے۔ یہ شخص قدیم قواعد جو سکتا اگر

اور اہمیتا رہی کر سکتا ہے۔
 ہنود ایک شاستر کے احکام کو تبدیل کر کے دوسرے شاستر کے احکام کی پابندی
 کر سکتے ہیں۔

برہمن اسکول بنگالہ کے جایدا و منقولہ اور غیر منقولہ بین بابتہ انتقال بیچ ہیہ وغیرہ کے
 کوئی فرق نہیں ہے۔ پس بنگالہ میں ایک ہندو جس کے لڑکے اور دیگر ورثا ہوں
 بیچ ہیہ رہن بغیر انکی مرضی کے عمل میں لاسکتا ہے۔

سوائے بنگالہ کے اور مقامات کے شاستر کے رو سے صرف جایدا و موروثی
 محدود ہیں۔

ایک شخص کے کئی لڑکے کئی زوجہ سے تھے۔ دعویٰ میں استدعا کئی لکھی کہ
 جایدا و درمیان زوجگان تقسیم ہونا چاہئے۔ فیصلہ ہوا کہ تعداد لڑکوں پر تقسیم
 ہوگی۔ نہ تعداد زوجگان پر فقط

تمام شد

5092

